REGISTERED WITH THE REGISTERAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. GDP.-6

جلد ۳۸ ۔ شمارہ ۳۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبد الحق فضل

نائب :- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان 143516

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

۱۳ صفر ۱۴۱۰ ہجری ✿ ۱۴ تبوک ۱۳۶۸ ہش ✿ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں !!

میں اُس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی !

"صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا۔ اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا ...... مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ضائع کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی ضائع نہیں کرے گا ...... خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من ! ✿ آں منم کاندر میاں خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر نہیں چلنا چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کونسے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اُٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جُدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے حال سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جُدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جُدا ہونے والے ہیں جُدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔"

(انوار الاسلام طبع اوّل صفحہ ۲۱-۲۲)

انشاء اللہ العزیز

امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء کو منعقد ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان ۔ منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ ؍تبوک ۱۳۶۸ ہش!

مولانا منّت اللہ مونگھیری کے قتل و مقاطعہ کے فتوے

کلکتہ سے مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے ایک مطبوعہ پمفلٹ بعنوان ـــــ "فتنۂ قادیانیت پر حضرت امیر شریعت، بہار واڑیسہ کا اعلانِ حق" ارسال فرمایا ہے۔ جس میں مولانا منت اللہ صاحب نے ایک نئے احمدی دوست کو قتل کرنے اور اس کا سخت قسم کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی دھمکی دے کر اور فتنہ و فساد پر عوام کو اُکسا کر علامہ اقبال کے اس مصرعہ کا عملی ثبوت پیش کیا ہے کہ ؎

دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

امیر شریعت

مونگھیری صاحب کا "امیرِ شریعت" کہلوانا ایک مضحکہ خیز موقف ہے۔ "امیر" کے معنے حاکم کے ہوتے ہیں۔ امیر المومنین اور امیرِ قافلہ وغیرہ کی اصطلاحات تو قابلِ فہم ہیں۔ کیونکہ خلیفۂ وقت فی الواقع مومنوں پر حاکم ہوتا ہے۔ اِسی طرح امیرِ قافلہ بھی قافلہ کا حاکم ہوتا ہے۔ لیکن افرادِ اُمت بشمول رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے محکوم ہی ہوتے ہیں۔ کوئی شخص چاہے کتنے بڑے مرتبہ کا ہو شریعت پر حاکم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ زمانۂ نبوی سے لیکر خلفاءِ راشدین بلکہ سلفِ صالحین میں سے کبھی کسی نے امیرِ شریعت کی اصطلاح استعمال نہیں کی۔ پس مولوی منت اللہ صاحب کا "امیرِ شریعت" کہلانا شریعتِ اسلامیہ سے بغاوت اور اسلام پر کھلا کھلا حملہ ہے۔ اور پھر اسلام کے ٹھیکیدار بھی مونگھیری صاحب خود کو سمجھتے ہیں ؎

ہنسی آتی ہے مجھے اِس حضرتِ انسان پر ؛ فعلِ بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

آخری نبی

مونگھیری صاحب لکھتے ہیں :۔

"قرآن مجید حق تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو اُس نے اپنے آخری نبی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ قرآن کے بعد کوئی اور کتاب نہیں آئے گی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔"

الجواب :۔ لفظ آخر کی تشریح خود رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ (مسلم باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد المدینۃ و مکۃ) یعنی مَیں اسی طرح آخری نبی ہوں جس طرح یہ میری مسجد آخری مسجد ہے۔ لہٰذا جس طرح مسجدِ نبوی کی ظلّیت میں تمام دنیا میں مساجد تعمیر ہوئی ہیں اِسی طرح رسولِ کریم کی ظلّیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اُمتی نبی ہونے سے آپ کے دعویٰ آخر الانبیاء ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریعی نبی ہونے کے اعتبار سے واقعی آخری نبی ہیں۔ مقولہ حکمت ہے کہ لَوْلَا الْاِعْتِبَارَاتُ لَبَطَلَتِ الْحِکْمَۃُ۔ کہ اگر اعتبارات کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو حکمت باطل ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح اولیائے اُمت کے الہامات بھی قرآنی وحی کے تابع ہیں۔ علاوہ ازیں مونگھیری صاحب تو ایک مستقل نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کی ایک سو سال سے انتظار کر رہے ہیں۔ پھر کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ـــ "کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا"۔

سر اقبال نے بھی اپنے اُستاد داغ کی وفات پر لفظ آخر کے یہی معنی کئے ہیں کہ ؎

چل بسا داغ آہ میت اُس کی زیبِ دوش ہے ؛ آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے

بغاوت کی سزا

مونگھیری صاحب رقمطراز ہیں :۔

"حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے وقت میں دعوائے نبوت کیا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ اوّل نے دعوائے نبوت کرنے والوں اور اُن کے ماننے والوں کے ساتھ جہاد کا حکم دیا۔"

الجواب :۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل ہی پورے عرب میں اسلامی حکومت قائم ہو گئی تھی۔ لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق جو پورے عرب کے سربراہ تھے آپ نے ہر باغی گروہ کو تہِ تیغ کیا۔ وہ دعویٰ نبوت کر کے بغاوت کرنے والے ہوں یا زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کرنے والے ہوں یا اپنی عبادت گاہوں میں اسلامی سلطنت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والے ہوں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ دُنیا کی کوئی حکومت بغاوت کو برداشت نہیں کرتی۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت تو خود رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھے مگر حضور نے کبھی ان کو قتل کرنے کا فتویٰ نہیں دیا ؎

بزمِ سخن کا یہ بھی اِک اعجاز ہے خمار ؛ آئے جو بے خبر یہاں وہ باخبر گئے

جھوٹا نبی

مونگھیری صاحب لکھتے ہیں :۔

"جہاں اسلامی حکومت ہے وہاں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں اور اُن کے ماننے والوں کو قتل کر دینا اسلامی حکومت کا فریضہ ہے۔"

الجواب :۔ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ جھوٹے مدعیٔ نبوت اور اس کے ماننے والوں کو قتل کر دو۔ اس کے برعکس جب کبھی کوئی سچا نبی مبعوث ہوا تو پورا قرآنِ کریم ان واقعات سے بھرا پڑا ہے کہ دُنیا کے فرزندوں نے اس کی اور اُس کے ماننے والوں کی شدید مخالفت کی۔ زناکاری کے گندے الزامات ان پر لگائے گئے۔ اور اُن کا استقبال بحیثیت ایک مجنون کے کیا گیا۔ اُن کو آگ میں ڈالا گیا۔ انہیں قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ مُلک بدر کرنے کے پروگرام بنائے گئے۔ بعض کو قتل بھی کر دیا گیا جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کو شہید کر دیا گیا۔ یہ سب کچھ آج مونگھیری صاحب اور اُن کے ہمنوا جماعتِ احمدیہ کے ساتھ کر رہے ہیں ؎

دیکھ لیتی ہے جہاں عزم و یقیں کے پیکر
رُخ بدلتی ہے وہاں گردشِ دوراں اپنا

جھوٹے نبی کا معاملہ

قرآنِ کریم سے ثابت ہے کہ جھوٹے مدعیٔ نبوت کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور کسی جگہ بھی ایسا نہیں لکھا کہ جھوٹے مدعیٔ نبوت اور اس کے ماننے والوں کی مخالفت کرو۔ یا اُن پر کیچڑ اُچھالو۔ یا انہیں قتل کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ (الحاقہ)

کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرتے تو ہم اُن کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے۔

اِس آیت کریمہ سے دو باتیں واضح طور پر ثابت ہیں۔ **اوّل** : جھوٹا مدعیٔ نبوت، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ۲۳ سال عمر بعد دعویٰ وحی اور الہام نہیں پا سکتا۔ بلکہ جان سے مارا جاتا ہے ـــ !
دوم : اس کی ترقی روک دی جاتی ہے۔ اِس صداقت کی تائید میں تین ثبوت پیشِ خدمت ہیں :۔
اوّل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انعامی چیلنج۔ دوم : مولوی ثناء اللہ صاحب کی گواہی۔
سوم : مشاہدہ

اِنعامی چیلنج

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ وحی اور الہام پر جب ۲۳ سال کی مدت گذر گئی تو آپؑ نے اپنی تصنیف اربعین میں پانچ سو روپے کا انعامی چیلنج دیا کہ قرآن کریم کی اِس آیت کے مطابق آج تک کسی جھوٹے مدعیٔ نبوت کو یہ مُہلت نہیں ملی۔ یہ چیلنج آج تک لاجواب پڑا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی گواہی

ضرب المثل ہے کہ اَلْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ کہ فضیلت وہ ہوتی ہے جس کا اعتراف دُشمن بھی کرے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

"نظامِ عالَم میں جہاں اور قوانینِ الٰہی ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعیٔ نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔" (مقدمہ تفسیر ثنائی ص۱۷)

"واقعاتِ گذشتہ سے بھی اِس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ خُدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعیٔ نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی اُمت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔ مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ عنسی نے ..... دعوائے نبوت کئے۔ اور کیسے کیسے جھوٹ خُدا پر باندھے لیکن آخر خُدا کے زبردست قانون کے نیچے آ کر کُچلے گئے۔ .... تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے مگر نابود ہو گئے۔" (مقدمہ تفسیر ثنائی ص۱۷)

"دعوائے نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہو گا۔"
(مقدمہ تفسیر ثنائی ص۱۷)

پس مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی قرآنِ کریم کی زیر بحث آیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج کی تصدیق کر دی ہے۔ (جاری ہے)

(عبد الحق فضل)

ولادت

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جون ۱۹۸۹ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام فرید احمد تجویز فرمایا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے اس بیٹے کو وقفِ نَو کے تحت وقف کیا ہے اور حضور نے ازراہِ شفقت اس کو قبول بھی کر لیا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور والدین کو اس کی کماحقہٗ تربیت کرنے کی توفیق دے تا احمدیت کے لئے یہ بچہ بہترین خادم ثابت ہو۔ (مینیجر بدر قادیان)

"مَیں جہاں بھی گیا اللہ تعالیٰ نے کچھ نئے جواہر اور نئے موتی عطا کئے"

"آج احمدیت کو ساری دنیا میں احسان اور عزت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے"

"آپ کا جوبلی پیغام ایک عالمی پیغام ہے جو ہر قسم کے ظلم اور سفاکی کی نفی کرتا ہے"

(اونٹاریو اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر)

گوئٹے مالا کے سیکیورٹی چیف اور اُن کے پانچ ساتھیوں نے بیعت کر لی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدیہ جماعت یو۔ کے، (کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اختتامی خطاب)

حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں حکومت برطانیہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے امسال پاکستان اور دیگر ممالک کے احمدیوں کو ویزا کے اجراء میں نرمی سے کام لیا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کو گذشتہ چار پانچ سالوں کے تجربہ سے یہ بات محسوس ہوگئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا کردار دوسروں سے مختلف ہے اور یہ اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اس لئے ہمیں بھی اپنے کردار کی پختگی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ان وعدوں پر قائم رہنا چاہیئے جو ان ویزوں کے حصول کے لئے ان سے کئے گئے ہیں۔ فرمایا چونکہ آپ دین حق کے نمائندہ ہیں اس لئے میں آپ سب آنے والے مہمانوں سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔ لیکن اگر کہیں بدنیتی کا کوئی کیڑا پل رہا ہو تو اسے کچل دیں۔

اس کے بعد حضور نے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں دوروں کی تفصیلات بیان فرمائیں اور بتایا کہ افریقہ کے تقریباً ہر ملک میں سربراہان حکومت نے میرے ساتھ انتہائی حسن و احسان کا سلوک کیا اور باوجود یکہ وہاں بعض ممالک میں جماعت کی مخالفت کی لہریں اٹھی ہوئی ہیں پھر بھی ان حکمرانوں نے بڑی محبت سے میرا استقبال کیا اور ہمیشہ بڑی توجہ سے میرے مشوروں کو سُنا اور بعد ازاں مستقل تعلق بھی پیدا کیا۔ حالیہ ورلڈ ٹور کے بارہ میں فرمایا کہ میرے لئے یہ ایک بہت ہی عجیب تجربہ تھا جیسے ایک ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والوں کے ساتھ یکجان ہوتا ہوا محسوس ہوا ہے اور تمام جغرافیائی حدیں مٹتی ہوئی دکھائی دی ہیں۔

فرمایا میں جہاں بھی گیا وہاں کے حالات میں ڈوبا اور ڈوب کر جب بھی اُبھرا تو ...... اللہ تعالیٰ نے کچھ نئے جواہر اور نئے موتی عطا کئے حضور نے کینیڈا کے دورہ کو حیرتوں کا دورہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کی حکومت، ممبران پارلیمنٹ میئرز امیگریشن آفیسرز اور عوام الناس غرضیکہ جس کسی کے ساتھ واسطہ پڑا ہم نے اُسے بے حد مہربان پایا۔ بغیر مطالبہ کے انہوں نے ایسا حسنِ سلوک کیا کہ میرا دل ہمیشہ ان کی محبت میں اٹکا رہا اور ان کے شکریہ کی خاطر میں نے فیصلہ کیا کہ دنیا کے ۱۲۰ ممالک کی جماعتوں کو اس قوم کی عظمت اور ان کی انسانی ہمدردی اور اعلیٰ اخلاق کی قدروں سے مزین ہونے کا بتلاؤں

فرمایا دورہ سے قبل انہوں نے کہا کہ ہم آنے والوں سے حسنِ سلوک تو کرتے ہیں مگر V.I.P. TREATMENT صرف حکومت کے سربراہوں کو دیتے ہیں۔ لیکن دورہ شروع ہونے پر انہوں نے تمام پروٹوکولز کے برخلاف ہمیں V.I.P. سے بڑھ کر ٹریٹ منٹ دی۔ ان حیرت انگیز واقعات پر مجھے جماعت سے شکوہ بھی پیدا ہوا کہ شاید انہوں نے حکومت سے گر کر کچھ مانگا ہے۔ لیکن جب پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے سب جگہ یہ حکم بھجوا دیا گیا ہے کہ یہ شخص آ رہا ہے اس کے اعزاز میں ہر وہ کاروائی کرو جو حکومتوں کے سربراہوں کی آمد پر تم کرتے ہو۔

حضور نے حکومتوں کے ان احسانات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ باوجود یکہ میں ان باتوں کو بیان کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہوں لیکن چونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک نظم کی صورت میں یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دو جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے

فرمایا ــــ پاکستان میں بعض ناسمجھ احمدی جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف گالیاں سنتے ہیں تو گھبرا جاتے کہ یہ کیا بات ہے وعدہ تو یہ تھا کہ میں تیرے نام کو عزت کے ساتھ بلند کروں گا۔ اور تیری تذلیل کرنے والے ناکام و نامراد رہیں گے۔ پھر یہ گالیاں کیوں؟ اس میں کیا حکمت ہے؟۔

فرمایا ــــ ان کا ایمان تو کامل ہوتا ہے لیکن وہ راز کو سمجھ نہیں سکتے میں انہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس سال خدا نے بڑی شان کے ساتھ ہمیں یہ فلسفہ سمجھا دیا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ جو مجھے گالیاں دیتا ہے اس کی تذلیل اس طرح ہوگی کہ وہ مجھے گالیاں دینی چھوڑ دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ وہ گالیاں دینی چھوڑ دیں تو پھر ان کی تذلیل کیسے ہوگی۔ سچی تذلیل تو یہ ہے کہ انسان گندگی پر منہ مارنے کی وجہ سے اپنے ہی ماحول کی نفرت کا نشانہ بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو وہ عزت دینا چاہتا اگر غیر جانبدار دنیا اس کی عزت افزائی کرتی چلی جائے اور اس کو عزت و احترام سے یاد کرے اور دنیا کے کونے کونے میں اس کو ہی نہیں اس کے غلاموں کو بھی عزت سے یاد کیا جائے تو یہ سچی عزت ہے

حضور انور نے فرمایا ــــ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سو سال قبل جو پیشگوئی فرمائی تھی اس کا لفظ لفظ پورا ہوا ہے۔ چنانچہ ۱۲۰ ممالک میں سے صرف ایک ملک میں آپ کے خلاف گندی زبان بولی جا رہی ہے مگر گندی زبان استعمال کرنے والوں کا حال تو دیکھیں جبکہ اس کے مقابل پر آج احمدیت کو ساری دنیا میں احسان اور عزت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے کہ آج سے پندرہ سال قبل آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے

حضور نے کینیڈا کے دورہ کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا ــــ ٹورنٹو میں جو استقبال کیا گیا وہ ایک عجیب کیف آگیں منظر تھا تقریباً

پندرہ سو مہمان وہاں موجود تھے ان میں سے سات پارلیمنٹ کے ممبر چھ میئرز ایک صوبائی وزیر ایک صوبہ کے اپوزیشن ممبر اور دو صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر تھے حضور نے فرمایا۔ جب دوستوں نے وہاں ہمیں خوش آمدید کہا اور جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس غلام کو عزت سے نوازا اس پر میرا دل تو حمد و ثناء میں ڈوبا ہوا میں مسلسل حیرت سے دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ایک تقریب میں میری کتاب "مذہب کے نام پر خون" کی اتنی تعریف کی گئی کہ ایک صاحب نے وہاں کہا کہ حقیقت میں دین حق کا نقطۂ نظر اگر کسی نے معلوم کرنا ہے تو اس کتاب سے ملے گا۔ یہ دین حق ہے۔ یہ ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے اس کو ثابت کر دیا ہے اور کوئی شک نہیں چھوڑا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس موقع پر وزیر خارجہ کینیڈا کا ایک خط بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے بہت ہی خوشی کے ساتھ مجھے کینیڈا آنے کے دورے پر خوش آمدید کہا تھا، اس کے بعد اونٹاریو (ONTARIO) اسمبلی کے اپوزیشن کے لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا جوبلی پیغام ایک عالمی پیغام ہے جو ہر قسم کے ظلم اور سفاکی کی نفی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کی جماعت کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ لیکن اگر میں یہ کہوں تو زیادہ صحیح ہوگا کہ ہم آپ کے پیغام کو خوش آمدید کہتے ہیں

مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ

ایک شہر کے ڈپٹی میئر نے وہاں تقریر کرتے ہوئے اپنی کونسل اور میئر کی طرف سے مبارکباد پیش کی پھر اس دن کو

"AHMADIYYA — DAY"

اور اس ہفتہ کو

"AHMADIYYA — WEEK"

قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ کینیڈا میں بنائی گئی سب سے پہلی احمدیہ بیت الذکر ہماری کونسل میں ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے شہر کی چابی، شہر کا جھنڈا اور ایک تختی پر لکھی ہوئی "خوش آمدید" کی تحریر مجھے پیش کی اور ساتھ ہی ایک کتاب کا تحفہ بھی پیش کیا۔ ایک اور میئر نے گولڈن پیپر لیف (GOLDEN PAPER LEAF) پیش کیا اور اس دن کو احمدیہ ڈے اور اس ہفتہ کو احمدیہ ویک قرار دیا۔ اس کے بعد میئر آف مارکھم (MARTHAM) نے اپنے شہر کی اعزازی شہریت پیش کی، اونٹاریو کے ایک اور ممبر آف پارلیمنٹ نے اونٹاریو کی گولڈن پن میری شیروانی پر لگائی۔ فرمایا:

ایک اور ممبر آف پارلیمنٹ نے تقریر کرتے ہوئے نعرے لگوائے کہ LONG LIVE HIS HOLINESS LONG LIVE CANADA - LONG LIVE AHMADIYYAT بعض ممبران پارلیمنٹ جو اس جلسہ میں نہیں آسکے تھے وہ گھر پر آکر ملے اور ہمارے جلسہ کا جو آخری دن تھا اس میں مرکزی وزیر تشریف لائے جنہوں نے پرائم منسٹر کا ایک پیغام میرے نام خود جلسہ میں پڑھ کر سنایا۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ جو کوریج (COVERAGE) ملی ہے اس کی تفصیل بتانا تو ممکن ہی نہیں لیکن جو محتاط اندازہ ماہرین نے لگایا ہے اس کے مطابق قریباً پچاس لاکھ کینیڈین دوستوں تک دین حق کا پیغام پہنچا۔

اس کے بعد حضور نے امریکہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ کا دورہ بھی بڑے ہی عجیب رنگ میں شروع ہوا ایک دن میں اتنے پروگرام ہوتے تھے کہ وقت کا اندازہ ہی ختم ہو گیا اور دن رات کی تفریق ہی مٹ گئی تھی۔

فرمایا مانچسٹر میں ایک عجیب واقعہ ہوا ہے کہ آج سے قریباً سو سال پہلے وہاں کے ایک اخبار نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام شائع کیا تھا۔ اور ایک سو سال بعد اسی اخبار نے میرا پیغام نمایاں سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ ایک اور بڑے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اس سے زیادہ خوبصورت جماعت میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ وہاں ایک ریڈیو نے میرا انٹرویو لیا جو لاکھوں لوگوں نے سنا۔

نیویارک میں مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں چھ سو کے قریب آدمی آئے۔

واشنگٹن میں وائس آف امریکہ نے انٹرویو ریکارڈ کیا۔ ٹیلی ویژن پر انٹرویو نشر ہوا۔

یہ انٹرویو اتنا لمبا تھا کہ کچھ لوگوں نے مجھے اس کی کیسٹ بھجوائی اور کہا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلی ویژن ہی احمدی ہو گیا ہے۔

حضور نے امریکہ کے جلسہ سالانہ اور نمائش کی کامیابی کے علاوہ سان فرانسسکو کے نئے مشن ہاؤس کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہاں ایک بیت کے امام مجھ سے ملنے تشریف لائے اور کہا کہ اب مجھے احساس ہوا ہے کہ دین حق کی خدمت صرف آپ کی جماعت کر رہی ہے۔

فرمایا۔ سفر کے دوران ایک ہوٹل میں ٹھہرے تو اس کے ڈپٹی مینیجر نے احمدیت میں اتنی تیزی سے دلچسپی دکھائی کہ پھر وہ لاس اینجلیس کے جلسہ میں بھی آئے اور ان کی پیاس اور بڑھی تو وہ یہاں بھی تشریف لے آئے ہیں۔ لاس اینجلیس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ لاس اینجلیس میں بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ اخبارات نے جو اس کو کوریج دی ہے وہ ایک اندازے کے مطابق بائیس لاکھ اکتالیس ہزار دو سو نواسی (۲۲۴۱۲۸۹) لوگوں نے پڑھا۔ یہ وہ گنتی ہے جو اخبارات نے خود بتائی ہے کہ اس تعداد میں اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے گوئٹے مالا کے دورہ کا ذکر کیا اور فرمایا:—

گوئٹے مالا میں خدا تعالیٰ مجھے یہ سبق دینا چاہتا تھا کہ احمدی کردار تو بہانہ ہے یہ میرا فضل ہے جو میں نازل کر رہا ہوں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس سال کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت اور تکریم کا سال بنا دوں گا۔ اس لئے یہاں جو تم سے جو ہونے لگا ہے اس کی پذیرائی کرنا ذکر کیوں ہو رہا ہے اور اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

حضور نے فرمایا:—

میں جب ایئرپورٹ پہ پہنچا تو ایک نائب وزیر صاحب وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ ایک وہاں کے سب سے بڑے اخبار کے معزز نمائندہ پہنچے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ مجھے پتہ چلا کہ پریذیڈنٹ کے نمائندہ نے بھی پہنچنا تھا۔ لیکن جہاز کے وقت کی غلطی کی وجہ سے وہ بروقت نہ پہنچ سکے لیکن وہ بعد میں پہنچے بعد میں چھوٹی سی محفل سوال و جواب ہوئی میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کیوں آ گئے ہیں ہم تو کسی کو جانتے نہیں۔ یہاں ایک بھی احمدی نہیں بیت الذکر ہم نے بنالی ہے۔ لیکن ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ نمازیں کون پڑھے گا سوائے اس کے کہ انچارج اکیلا نمازیں پڑھنا شروع کر دے۔ ہم تو اس فکر میں آئے تھے۔ تو مجھے وہ جو اخباری نمائندہ تھا۔ اس نے ایک بات بتائی پھر میرے سامنے یہ مسئلہ حل ہونا شروع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ ایک بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ تو مجھے یونہی خیال آگیا کہ میں جو زائچہ نکالتا رہتا ہوں۔ اور ستارے پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور اس میں ستارے ملک میں مشہور بھی ہوں۔ اس دن کا زائچہ نکال کے دیکھوں کہ یہ دن کیسا ہے۔ جب میں نے زائچہ نکالا تو مجھے پتہ چلا کہ گوئٹے مالا کی تاریخ میں یہ سب سے معزز دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت میرے دل میں جاگزیں ہو گیا کہ یہ کوئی اہم واقعہ ہے اور اس کا تعلق آپ سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت سے متعلق بہت اچھا مضمون اپنے اخبار میں شائع کیا کہ جس سے تمام گوئٹے مالا میں احمدیت سے غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ ہماری بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب میں ملک کے وائس پریذیڈنٹ، ہیلتھ منسٹر — CONSTITUTIONAL COURT کے چیف جسٹس اور ایک نائب وزیر خارجہ تشریف لائے ہوئے تھے

ان کے علاوہ جو معززین تشریف لائے ان کی تعداد ۵۰ تھی۔ اخبارات نے بڑی شان کے ساتھ اس کا چرچا کیا۔ پھر ٹیلی ویژن والوں نے دعوت دی۔ وہاں جاکر میں نے ۲۵ منٹ کا انٹرویو دیا۔ پھر اسی دن انہوں نے بغیر کانٹ چھانٹ کے پورا انٹرویو نشر کردیا۔ اسی طرح ریڈیو والوں نے انٹرویوز نشر کئے۔

پھر وہاں جو عشائیہ ہوا اس میں باوجود ڈاک کی ہڑتال کے بعض سفارت کار بعض نائب وزراء اور معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں کے پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات بھی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میری بڑی خواہش تھی کہ آپ کی بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب میں آؤں لیکن کیبنٹ کی نہایت اہم میٹنگ کی وجہ سے نہ آسکا۔ لیکن میں نے اپنے وائس پریذیڈنٹ کو میٹنگ سے اٹھا کر افتتاحی تقریب میں بھجوایا کیونکہ میری خواہش ہے کہ ان کی پوری عزت اور تکریم کی جائے۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ آئندہ بھی ہمارے ملک میں تشریف لائیں لیکن پہلے سے مجھے مطلع کردیں تاکہ میں زیادہ کھلے بازوؤں کے ساتھ آپ کا استقبال کرسکوں۔

حضور نے یہ بھی ذکر فرمایا کہ ہمارے پورے دورے کے دوران پولیس اسکوارڈ ہمیشہ مسلسل ہمارے ساتھ رہتی تھی۔ اور جس سڑک پر سے بھی گزرتے تھے ساری دوسری ٹریفک مسلسل بند کردی جاتی تھی۔

فرمایا ایک دلچسپ تجربہ وہاں یہ ہوا کہ ہمارے سیکورٹی چیف جو تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ بڑی خوشی کے ساتھ پڑھیں جب اُن سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ میری بیوی نہایت کٹر کیتھولک ہے وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی ہے کہ فلاں جو منسٹر آئے تھے انہوں نے بہت اچھی سروس کی اور اس کا دل پر بڑا اثر ہوا ہے۔ تم بھی کبھی آؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے ساتھ جو دو تین دن گزارے ہیں اور آپ کی نمازیں دیکھی ہیں تو میں نے اپنی بیوی سے جاکر کہا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ روحانیت کیا ہوتی ہے۔ تم احمدیوں کو نماز پڑھتے دیکھو تو تمہیں پتہ لگے کہ دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور اس قدر میرے دل پر اس کا اثر ہے اس لئے مجھے اجازت دیں کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔

چنانچہ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے اور ان کے سیکورٹی اسٹاف نے حضور کی مجلس سوال وجواب کے دوران کہا کہ دل سے تو ہم دین حق کے پیروکار ہوچکے ہیں لیکن اب دیر یہ ہے کہ ہم اپنے خاندان کو سمجھالیں۔

حضور نے منسٹر آف ہیلتھ کے بارہ میں بتایا کہ انہوں نے دوبار ملاقات کی اجازت مانگی اور ڈیڑھ گھنٹہ تک بیٹھے رہے بار بار حضور کی خدمت میں عرض کرتے رہے کہ مجھے آپ کی ذات میں خدا کی محبت اور خدا کی WISDOM دکھائی دیتی ہے اس لئے آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ کبھی مجھے دعاؤں میں نہیں بھولیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور عجیب واقعہ ہوا کہ وزیر خارجہ نے پیغام بھجوایا کہ میں تو کیبنٹ کی میٹنگ میں پھنسا ہوا تھا اس لئے حاضر نہیں ہوسکا لیکن میرے ڈپٹی منسٹر نے جو کچھ مجھے بتایا ہے اس سے میرے دل میں بڑا شوق پیدا ہوگیا ہے مجھے بھی کچھ وقت دیں۔ میں نے کہا کہ کل صبح تو میں واپس جارہا ہوں۔ صبح کو پریس کو وقت دے چکا ہوں۔ یہ بات ہی ہے انہوں نے کہا کہ پھر میں کھانے کے بعد آجاؤں گا چنانچہ وہ بھی آئے اور ڈیڑھ دو گھنٹہ تک ٹھہرے۔ اور جاتے جاتے کہا کہ میری درخواست ہے کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے دل میں جگہ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ اس میں کسی کی کوشش کا کیا دخل ہے احمدی وہاں تھے نہیں ان کے کردار کا کیا سوال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیجے ہوئے تھے جو دلوں میں تبدیلی پیدا کررہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو وعدہ کیا تھا کہ تیرے دشمن ذلیل ہوں گے اور تیرے نام کو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا یہی وہ وعدہ تھا جو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے غلام کی عزت کی صورت میں ظاہر ہو رہا تھا ورنہ میں کیا اور میری حقیقت کیا۔ یہ خالصتاً خدا تعالیٰ کی شان کے جلوے تھے جو میں نے دیکھے اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں کی بیت الذکر کے بننے کے سلسلہ میں الٰہی سامانوں کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ میں یہاں سفر سے واپس پہنچا ہوں گا تو وہاں سے اطلاع ملی کہ وہ سیکورٹی چیف باقاعدہ بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوچکے ہیں اور ان کے پانچ ساتھی بھی بیعت کرچکے ہیں اور اب وہ اپنے خاندانوں کے لئے کوشش کررہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بھی لوگوں میں دلچسپی پیدا ہورہی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ بہت ہی تیزی سے گوئٹے مالا میں دین حق پھیلے گا اس کے بعد فجی کے دورہ کے حالات بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب میں پچھلی دفعہ وہاں گیا تھا تو مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے حکومت نے تعاون تو کیا۔ شرافت کا ثبوت بھی دیا لیکن اظہار محبت سے معذوری ظاہر کی۔ اس دفعہ گیا تو کایا ہی پلٹی ہوئی تھی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے بھی ملنے کا وقت دے دیا۔ پرائم منسٹر سے بھی ملاقات ہوئی اور وہاں کے انقلابی کونسل کے لیڈر جو ہوم منسٹر بھی ہیں اور فوج کے سربراہ بھی انہوں نے بھی اپنی روایات کے برخلاف وقت دیا اور جو وزیر میرے [illegible] وہاں گئے تھے انہوں نے باہر نکل کر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت مرتبہ ان کے ساتھ بہت سے مختلف آنے والوں کے ساتھ مل چکا ہوں میں نے آج تک ان کو کسی کے لئے نرم ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا آپ کے لئے نرم ہوتے ہوئے دیکھا ان کے لئے محبت پھوٹ رہی ہے پرائم منسٹر نے نہایت ہی محبت اور شفقت کا ثبوت دیا اور مجھے اپنے دستخطوں کے ساتھ فجی کی ایک کتاب دی جس میں ایسی پیاری اور محبت بھری عبارت لکھی ہوئی ہے کہ ان کی پرائیویٹ سیکرٹری نے وہ کتاب منسٹر کو دیتے ہوئے کہا

"WHAT HAS THIS MAN DONE WITH OUR PRIME MINI-STER"

اس نے کہا کہ کبھی انہوں نے کسی آنے والے کے لئے یہ الفاظ نہیں لکھے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے چلائی ہوئی ہوائیں تھیں جن سے ہم لطف اندوز ہوتے رہے۔ اور دل عجیب کیفیات میں مبتلا رہا جس کا اظہار الفاظ میں ممکن ہی نہیں۔

حضور نے وہاں کی کیفیات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے مشن ہاؤس کے احاطہ میں جاتے ہی تین وزراء تشریف لائے ہوئے تھے اس کے علاوہ ایک وزیر اور لارڈ میئر نے شہر کے معززین کی دعوت کی ہوئی تھی جس میں ہمیں بھی خوش آمدید کہا پھر ایک مقامی ہوٹل میں استقبالیہ ہوا۔ اس کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں انگلستان امریکہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سفراء نے بھی شرکت کی اور بعض دوسرے سفارت کار بھی شامل ہوئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک بات کرنی بھول گیا کہ وہاں تیس فجی کے باشندوں نے بھی بیعت کی انہوں نے اپنے بیعت نامے پہلے سے بھجوائے ہوئے تھے اور یوں وہاں پر تیس افراد کی دستی بیعت ہوئی۔

اس کے بعد آسٹریلیا کے دورہ

کا حضور نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ

"یہ ایک بہت عظیم الشان، خوبصورت اور پیاری بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی ہے جس کے لئے جماعت نے بے انتہا وقار عمل کر کے بہت سا پیسہ بچایا ہے

آسٹریلیا کے بعد نیوزی لینڈ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ صرف دو سال سے وہاں جماعت قائم ہے کوئی ایسا رسوخ نہیں وہاں بھی خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا کہ تمہاری کوششوں کا کوئی دخل نہیں جب آسمان پہ فیصلے ہوں کہ خدا کے بندوں کو عزت ملنی ہے تو خدا کے بندوں کو عزت عطا کی جاتی ہے۔ چنانچہ جب میں اور میری بیگم ائیرپورٹ سے باہر نکلے تو میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ صورت انسان ان کے ساتھ ایک بزرگ صورت خاتون کھڑی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ کچھ مرد عورتیں اور بچے بھی تھے۔ انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی ایک نغمہ شروع کر دیا۔ بڑی عجیب آوازیں ان کا اکٹھا نغمہ پیش کرنا دل پر حیرت انگیز اثر کرنے والا تھا۔ ہمارے پاؤں وہیں کے وہیں جم گئے اور مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے بعد میں مجھے ایک تقریب میں کہا کہ میں یہاں کی سب سے بڑی کونسل کو جس کی سربراہ ملکہ کہلاتی ہے خطاب کروں اور میں اس کا انتظام کروں گا۔ نیوزی لینڈ میں بھی جو انٹرویو ہوئے ان کی بھی عجیب کیفیت تھی۔ میں وہاں کل سولہ گھنٹے ٹھہرا ہوں جس میں رات کا آرام بھی شامل ہے۔ دوستوں سے ملاقات ریڈیوز سے انٹرویو ٹیلی ویژن انٹرویو۔ اخباری نمائندے سے گفت و شنید یہ سب کچھ اس میں شامل ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ سوال و جواب اور احمدی خاندانوں سے ملاقاتیں اس کے علاوہ ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہ کس طرح وقت گزرا ہو گا۔ ریڈیو والوں نے پہلے ۱/۲ گھنٹہ کا انٹرویو لیا۔ پھر ۵ منٹ اور لئے اور پھر مزید وقت مانگا تو میں نے معذرت کر لی۔ دوسرے ریڈیوز پر بھی انٹرویوز کی یہی کیفیت رہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ہمارا کوئی رسوخ نہیں تھا۔ کوئی اثر نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کس طرح ہوا ہے آپ کو تو یہاں آئے ہوئے دو سال ہوئے ہیں تو جماعت کے دوستوں نے بتایا کہ ہم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ بس ٹیلیفون ڈائریکٹری اٹھائی اور پتے لکھ کر دعوت نامے بھجوا دیئے۔ یہ لوگ آئے ہیں تو خود اس پر تعجب ہو رہا ہے۔ صرف اللہ کی شان ہے جس نے ان کے دل اس طرف مائل کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنگاپور اور جاپان کے دورہ کے بھی مختصر حالات بیان فرمائے اور جلسہ میں آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر آخر میں دوبارہ حکومت برطانیہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ جس نے اس دفعہ ویزا کی سہولتیں گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بہتر انداز میں دیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمبی اور پرسوز دعا کروائی اور یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱ اگست ۱۹۸۹ء)

منقولات

ہمیں مُلّا سے بچاؤ

حمیدہ ملک

میں شاہکرٹ نے راوی چوک سے گزر رہا تھا کہ لاہور سے اتحادی مُلّاؤں کا جلوس وہاں پہنچ گیا تو سیاروں کے جھنڈے لہراتے چلے آ رہے تھے مشینی ہاتھیوں پر سوار لوگ انگلیوں سے "۷" کے نشان بناتے مستی میں جھوم رہے تھے پرجوش نعروں کی گونج میں جلوس فیصل آباد میں ایک بڑے جلسہ کے لئے جا رہا تھا۔ ہماری بس کچھ دیر ملاؤں کے جنگل میں رکی رہی۔ ہماری اگلی سیٹ پر ایک تعلیم یافتہ برقعہ پوش خاتون اپنے خاوند کو تاریخی حوالوں سے سمجھا رہی تھی کہ علماء کبھی قوم کی بھلائی کے لئے متحد نہیں ہوئے جب بھی مُلا جمع ہوئے ہیں ملک اور قوم پر کوئی نہ کوئی تباہی آتی ہے اور اب بھی خدا خیر کرے۔ میں ۱۹۷۷ء کے الیکشن کے دنوں میں خانیوال کے ریلوے ٹکٹ گھر کے پاس کھڑا تھا ایک آدمی اپنے ساتھی کو ملتان کے ایک عظیم الشان جلسے کا حال سنا رہا تھا جس میں تمام مولوی حضرات جمع تھے۔ اور ایک بڑے حضرت مولانا ..... نے تو درجنوں ایسی آیتیں پڑھیں جن میں ہل کا ذکر تھا اب تو مجھ سے سنتے نہ رہا گیا میں نے کہا بھائی صاحب قرآن تو اہل عرب کا ہے اور اتحاد والا ہل پنجابی کا۔ اور اللہ تعالیٰ اس ملّا سے پوچھے گا کہ میں نے یہ آیات تمہارے الیکشن کے لئے تو نہیں اتاری تھیں جن سے تم عوام کو دھوکہ دے رہے تھے اس طرح مُلّا نے عوام کو دھوکہ دیا۔ معاشی مسائل کا حل اتحاد کا ہل بتلایا اور اپنے "ہل" کو قرآن کا "ہل" بنایا۔

الیکشن کے بعد دوسرے راؤنڈ میں نفاذ اسلام کی تحریک چلائی گئی تحریک کے دوران ملاؤں نے مسجدوں، اذانوں اور طالب علموں کا بے دریغ استعمال کیا۔ پر تشدد سازش عوام کا سب کچھ بہا لے گئی اور مارشل لاء نافذ ہو گیا جب جرنیل نے سرخ کندھوں پر دو دھاری تلوار لٹکا کر اپنی حکومت کی بسم اللہ پڑھی تو ہم نے جلدی سے پہلے اعوذ باللہ کہہ لی۔ ہم نے ان کے چہرے پہ سازش اور ان کی آستین میں ملّا دیکھ لیئے تھے مارشل لاء کا یہ دور ملاؤں کا سنہری دور تھا ان کا اسلام آباد کے صدارتی محلات میں دور دورہ تھا کانفرنسیں اور دعوتیں تھیں۔ انعام و اکرام تھے اسلام کا ہی مارشل لاء اور اسلام ہی کے کوڑے تھے عوام کے لئے روز حشر تھا جبر کا عمل جاری تھا کبھی احتساب کبھی انتخاب کبھی انتقام ایٹمی نامی پراسیسنگ پلانٹ والا واجب القتل ٹھہرا اور ہیروئن پلانٹ والا واجب التعظیم ایٹمی پلانٹ کی جگہ ہیروئن پلانٹ نے لے لی۔ جب تک ہیروئن یورینیم کے تابکاری اثرات دوسری دنیا تک پہنچے اس کا زہر ہمارے معاشرے کے رگ و پے میں سرایت کر گیا۔ ... کی کالی معیشت اور متوازی سیاست آندھی کی طرح چھا گئی اسلامی نظام کی بجائے ہیروئن اور کلاشنکوف کا نظام نافذ ہو گیا قرآن کے اوراق اور بچوں کے پیٹ میں ہیروئن چھپائی جانے لگی قوم کے محافظ ہیروئنوں کے محافظ بن گئے۔ اسی واسطے ۱۹۸۸ء کے انتخاب میں عوام نے ملاؤں کو یکسر مسترد کر دیا۔ عوام شمع آزادی کے گرد پروانہ وار رقص کرنے لگے کئی ملا عوام کے سامنے نہ آسکے کچھ مارشل لائی مولوی بھیس بدل کر جمہوری سیاست میں داخل ہو ہی گئے عوامی انتقام سے ڈر کر کچھ آٹھویں ترمیم میں چھپ گئے اور کچھ نوح کے بیٹے کی طرح عوامی طوفان سے ڈر کر غیر جماعتی سینٹ کی پہاڑی پر چڑھ گئے عوام کا ان کے خلاف فیصلہ عوامی شعور کا آئینہ دار تھا عوام نے اپنی فہم و فراست سے ثابت کر دیا کہ وہ ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسے جائیں گے لیکن مولویوں کا طبقہ کسی نہ کسی بہانے عوامی سیاست میں اپنے آپ کو عوام پر مسلط کرنے کی فکر میں رہتا ہے کسی نہ کسی بہانے وہ عوام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔

ملاؤں نے عوام میں غلط فلسفے اور نظریات پھیلائے اسلام کو پتھر کی طرح جامد و ساکن بنا کر معاشرہ کو جمود اور بے عملی کا شکار بنایا۔ سرسید احمد خان نے جب دائرہ زندگی میں نئی سوچ پیدا کی تو علماء خلاف ہو گئے۔ علامہ اقبال نے جب ملا کے جمود کو توڑا تو علماء نے اس کے خلاف فتوے دے دیئے۔ جب قائد اعظم نے عوامی قوت کو مجتمع اور متحرک بنایا تو علماء نے انتشار اور تفریق کی سیاست چلائی۔ عوام فطری طور پر پانی کی طرح یکجہتی اور مساوات کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں۔ لیکن ملا انہیں منقسم کرتے چلے جاتے ہیں۔ بقیہ

بقیہ: جب عوام مولویوں کے ان کارناموں کو دیکھ کر دور بھاگتے ہیں تو مولوی شور مچاتے ہیں پکڑو پکڑو نادان نابالغ عوام اسلام سے دور بھاگ گئے ہیں مولوی نے ہمیشہ آپ کو اسلام کے ساتھ اس طرح لازم و ملزوم کر لیا ہے جس طرح ضیاء الحق نے ریفرنڈم کے ذریعے اپنے آپ کو اسلام پر منطبق کر کے عوام پر مسلط کر دیا تھا عوام کی اسلام سے وابستگی ضرور ہے لیکن مولویوں سے نہیں۔

(بشکریہ روزنامہ ملت لندن ۵ جولائی ۱۹۸۹ء)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا

شموگہ، ساگر، سُرب (کرناٹک) میں ورودِ مسعود

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ

مورخہ ۱۸ اگست ۸۹ء کو بنگلور سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ ٹرین بنگلور سے شموگہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی ممکنہ احباب تک اطلاع دی گئی ۱۹ اگست کی صبح کو ریلوے سٹیشن شموگہ پر معزز مہمانان کا شایانِ شان استقبال کیا گیا آپ کے ہمراہ محمد عرفان صاحب تھے تمام افراد معزز مہمانان کی تشریف آوری سے خوشی محسوس کر رہے تھے۔ آپ کا قیام مکرم سید خلیل احمد صاحب ایڈیشنل صدر جماعت کے ہاں رہا ناشتہ سے فراغت کے بعد آپ احمدیہ مسجد شموگہ تشریف لے گئے مسجد کے بالائی حصہ پر زیرِ تعمیر ہال کا معائنہ فرمایا۔ نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے مسجد میں ادا کی۔ بعدہٗ بعض دوستوں کی خواہش پر اُن کے گھروں کو تشریف لے گئے۔ دعائیں کیں۔

۱۹ اگست ۸۹ء کی صبح کو آپ بذریعہ موٹر کار جوگ فالس تشریف لے گئے چند گھنٹے وہاں گزارنے کے بعد دوپہر میں ساگر تشریف لائے جہاں پر احبابِ جماعت آپ کے منتظر تھے آپ نے تمام دوستوں سے مصافحہ ومعانقہ کیا اور بعض دوستوں کے گھروں پر تشریف لے گئے۔ تبلیغی تربیتی اور خانگی امور میں احبابِ جماعت کی راہنمائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اسی دن شام ۴ بجے یہ قافلہ سُرب کے لئے روانہ ہوا ایک گھنٹہ کی مسافت کے بعد سُرب پہنچ گیا۔ جہاں آپ کا قیام I.B میں رہا کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آپ احمدیہ ہال سُرب تشریف لائے۔ جہاں تمام احبابِ جماعت آپ کے استقبال کے لئے قطار وار کھڑے تھے صدر صاحب جماعت احمدیہ سورب نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کی بلند آواز میں اپنے معزز مہمان کی گل پوشی کی۔ حضرت میاں صاحب نے تمام دوستوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا ہر ایک سے خیریت دریافت کی۔ احمدیہ ہال سُرب میں آپ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نماز سے فراغت کے بعد آپ نے مخصوص اور دلنشین انداز میں جماعتی دوستوں کو نصیحت فرمائی۔ خصوصاً آپ نے تبلیغی اور تربیتی پہلو پر بہت زور دیا۔ آپ نے فرمایا آپ لوگوں نے اپنا وقت گزار لیا ہے کیا آپ لوگ مطمئن ہیں کہ آپ کے بچے آپ کی جگہ لے لیں گے ہماری نسل ہمارے نقشِ قدم پر چلے گی؟ اگر نہیں تو بہت فکر والی بات ہے۔ صدقہ جاریہ میں باقی رہنے والی سب سے زیادہ بہتر چیز صالح اولاد ہے جو اپنے باپ دادا اور بزرگوں کے لئے دعائیں کرتی رہے گی اگر صالح اولاد نہ ہو گی تو پھر کون آپ کے ذکر کو باقی رکھے گا۔ اس لحاظ سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں اور اُن کے لئے دعائیں کریں۔ دوسرا آپ نے داعی الی اللہ کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ جماعتیں اچھا نمونہ پیش کریں تاکہ آنے والے یہ دیکھیں کہ اس جماعت میں داخل ہونے سے خیر ہی خیر اور برکت ہے اور اس جماعت والوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اس جماعت میں داخل ہونے سے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس جماعت والوں کی دعائیں زیادہ سنتا ہے تب تو وہ آپ کی جماعت میں داخل ہوں گے اس لئے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں نصف گھنٹہ تک آپ کا یہ خطاب جاری رہا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ دوستوں کی خواہش پر ان کے گھروں کو تشریف لے گئے اور دعائیں کیں اور قریباً دس بجے رات یہ قافلہ شموگہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور ایک بجے رات شموگہ پہنچ گیا۔

۲۱ اگست کو دوپہر ڈیڑھ بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ شموگہ کے بالائی حصہ پر زیرِ تعمیر ہال کا افتتاح فرمایا اور اُسی ہال میں نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے آپ نے پڑھائی۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ شموگہ نے اپنے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا اور شموگہ تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا بعدہٗ محترم حضرت میاں صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں قریباً نصف گھنٹہ خطاب فرمایا کہ آج جس تقریب کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں وہ یہ کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے گھر کو توسیع دی ہے اور حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق نمائشی ہال کا انتظام کیا ہے جن دوستوں نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا کرے

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ میں نے نماز میں بھی دعا کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ آباد رہتا ہے اس میں برکتیں ہوتی ہیں اسی طرح جو لوگ مساجد کو آباد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ لازماً ان کے گھروں کو آباد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مسجد کو زیادہ سے زیادہ آباد رکھے۔ آمین

آپ نے فریضۂ تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کماحقہ فریضہ تبلیغ ادا نہیں ہو رہا ہے۔ پاکستان میں شدید مخالفت ہے ایذا رسانی کا سلسلہ جاری ہے اس کے باوجود بھی نئی بیعتیں ہونے کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ پڑوسی ریاست کیرلہ میں میں جب بھی گیا ہوں وہاں پر جماعتوں نے نومبائعین سے تعارف کرایا جب وہاں پر بیعتیں ہو سکتی ہیں تو یہاں کیوں نہیں ہو رہیں۔ اس لئے بنیادی طور پر جماعتوں کو نیک نمونہ پیش کرنے کی ضرورت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو ہر فرد تک پہنچانا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا آپ کی جماعت پرانی جماعت ہے۔ آپ کے بزرگوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں اس کو سامنے رکھیں اس پہلو سے اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ تیار ہو جائیں احمدیت کو یقیناً فتوحات حاصل ہونی ہیں یہ مقدر ہو چکا ہے آپ نے اپنا بھی حصہ ڈالنا ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حضور اقدس کی منشاء کے مطابق زندگی گزارے۔ اس کے بعد آپ نے بہت لمبی دعا کرائی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بعض دوستوں کی خواہش پر ان کے گھروں کو تشریف لے گئے اور دعائیں کیں رات میں ٹھیک پونے گیارہ بجے بذریعہ ٹرین شموگہ سے بنگلور کے لئے روانہ ہوئے افرادِ جماعت کثیر تعداد میں اپنے معزز مہمانوں کو الوداع کرنے کے لئے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ ریلوے سٹیشن شموگہ ہی میں محترم حضرت میاں صاحب سے کالج کے دو لیکچرار ملے۔ تبادلہ خیال فرمایا۔ اور احسن رنگ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کا یہ دورہ ہر جہت سے مفید ثابت ہو آمین۔

بقیہ تحریک جدید

مکرمہ مقبول صاحبہ (اہلیہ اول) منگلور
〃 خلیقن صاحبہ (اہلیہ دوم) 〃
〃 سید موسیٰ رضا صاحب (احمدیہ کالونی) 〃
〃 کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ 〃
〃 والدہ صاحبہ مرحومہ مولوی عبدالسلام صاحب 〃
〃 والدہ صاحبہ مرحومہ سید اختر احمد صاحب ارنوی پٹنہ
مکرم چچا صاحب مرحوم اختر احمد صاحب ارنوی 〃
مکرمہ دادی صاحبہ مرحومہ اختر احمد صاحب ارنوی پٹنہ
مکرم مولوی محمد احسان الحق صاحب پورینی منگلور
مکرمہ ام عائشہ صاحبہ 〃
〃 فاطمہ جمیلہ صاحبہ اہلیہ محمد ظریف صاحب (مرحوم) منگلور
مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت سید موسیٰ رضا صاحب منگلور

(باقی آئندہ)

جو کلمہ مٹانے والے ہیں کلمہ بھی انہیں کو مٹاتا ہے

کیوں مُلّا ناحق احمدی کو کِس واسطے روز ستاتا ہے
خود آگ لگا کر فتنوں کی تو اس پہ تیل گراتا ہے
جتنے بھی مسلماں گزرے ہیں کافر تو وہ کلمہ پڑھاتے ہیں
تو کیسا عجیب مسلماں ہے۔ مومن سے بھی کلمہ چھڑاتا ہے
چیلے تیرے جو چاہے کریں۔ سو ظلم کریں وہ گالیاں دیں
ہم نیکی کا کوئی کام کریں۔ آپے سے باہر ہو جاتا ہے
ہو ذکرِ خدا۔ قرآن پڑھیں۔ ہم دیں جو اذاں تو ہے نالاں
اسلام کا ہم جو نام بھی لیں تو غصہ میں بھر جاتا ہے
بے شرم و حیا سے کام ذرا گر دل میں ہے تیرے خوفِ خدا
دنیا سے نہ اتنا پیار تو کر۔ گر اللہ سے شرماتا ہے
صدیوں سے تو اپنے منبر پر دن رات تھا شور مچاتا رہا
دیکھو تو یہی آئے گا مسیح اور تیسے مہدی کا آنا ہے
جب آیا مسیح بن کر مہدی کیوں خبطا تیری ایسی بگڑی
ساری ہی حدیثیں بھول کے تو دشمن اُس کا بن جاتا ہے
تو نے جو اُس سے دام لیا۔ دجّال نے تم سے کام لیا
تو کلمہ پڑھنے والوں کو کافر مرتد بتلاتا ہے
ایمان تو حالت دل کی ہے۔ کیا تو نے چیر کے دیکھ لیا؟
بن جانے نہ اتنا شور مچا کیوں حد سے بڑھتا جاتا ہے
شدت تو خدا کی بھول گیا۔ ہرگز نہیں ظالم تیرا خدا
گر تیری نہیں ہے کوئی خطا کیوں مسلم پیسا جاتا ہے؟
نصرت وہ کرے گا مومن کی اللہ کا سچا وعدہ ہے
قرآن تو پڑھ کچھ غور تو کر خود وہ یوں ہی فرماتا ہے
جو بندے مومن بن جاتے ہیں فرشتے بھی ان سے ڈرتی ہے
جب اس کی نصرت آتی ہے تب مومن غلبہ پاتا ہے
الحاد اور کفر کا ہے غلبہ تثلیث کا ہے اک جال بچھا
کیوں فیصلہ اول سوچ ذرا۔ دشمن کے ہاتھ میں جاتا ہے
ایمان میں ہے کچھ تیرے کسر کر تو اصلاح اے جلدی کا خبر
وہ پکے وعدوں والا ہے۔ تو کیوں عبث گھبراتا ہے
تو کاغذی مردِ مجاہد ہے۔ دشمن کے مقابل جا نہ سکا
ہاں کلمہ پڑھنے والوں کو۔ آپس میں خوب لڑاتا ہے
نمازی و مجاہد نام تیرا۔ مسجد کو جلانا ہے کام تیرا
کیوں غیرت تیری دفن ہوئی؟ کن ہاتھوں کلمہ مٹاتا ہے؟
مٹتے بھی کہیں ہیں دشمن حق! حق کتنا انہیں ہی دی تھی مہلت
یہ خیالات تجھ کو کہیں لے ڈوبے گی ہر ظالم پکڑا جاتا ہے
تو توبہ کرلے جلدی کر! ذلت آئے گی تو دیکھے گا
جو کلمہ مٹانے والے ہیں کلمہ بھی اُنہی کو مٹاتا ہے
ظالم اتنا عالم نام تیرا اور دین سکھانا کام تیرا
پھر دیکھ لے جو تہذیب تیری ۔ نام بھی ہاتھ سے جاتا ہے
ہے مردِ عالم کا انساں۔ حیواں کو بنانا تھا انساں
پر تو ہے کہ انساں کو بھی۔ یہ تیرہ حیواں سے بناتا ہے
اسلام کا تو نے نام لیا۔ ہے دین کو سخت بدنام کیا
جاہل ہے تیرا رکھوالا۔ تو اس کی بدولت کھاتا ہے
دربارِ نبی کا فیصلہ مان، مہدی کی اطاعت میں آ جا
کر توبہ اس کی بیعت کر۔ یوں خیر بشر فرماتا ہے
مہدی کی امامت پیاری ہے۔ غلبہ اسلام کا اب جس میں
تو دیکھے گا کہ چاروں طرف جھنڈا اس کا لہراتا ہے

دل میں نہیں تیرے خوفِ خدا۔ سب پر ہے نظامِ مصطفیٰ
حیراں ہوں۔ کس جراءت سے تو۔ یوں حکموں کو ٹھکراتا ہے
فرقے بہتر ہوں گے جب ناری ہوں گے سب کے سب
بس ایک ہی ہوگا ناجیہ اِس خود نبی فرماتا ہے
قرآں میں واضح ہے جیسے تقسیم خدا نے خود کام کیا
پر تیری عجب عیاری ہے۔ احکام کو بھی اُلٹاتا ہے
تبلیغ ہے جو تھا کام نبی ہے اُمت کا بھی کام وہی
جو بند کرائی خود تو نے تبلیغ سے یوں گھبراتا ہے
جو ہے مکافاتِ عمل سب کام خود خدا کا ہے
تیرا نہ انبیاء کا ہے۔ قرآن یہی فرماتا ہے
کیوں تو بنا بیٹھا ہے رب خود بن گیا ہے محتسب
یہ دعویٰ تیرا ہے خدائی کا تو باز کیوں نہیں آتا ہے
کچھ ہوش میں آ۔ اور سوچ ذرا۔ قرآں میں کیا کہتا ہے خدا
جھوٹا الہام کا دعویٰ کرے جو۔ جلدی پکڑا جاتا ہے
جو جھوٹا مہدی بن بیٹھے اور خلقِ خدا کو دھوکا دے
رمضان میں اس کی خاطر کیا۔ سورج اور چاند گہنا تا ہے؟
جب پیارے نبی نے پیار سے تھا پیارے مہدی کو سلام دیا
یوں اُمت کو پیغام دیا کیوں اس کو ستایا جاتا ہے؟
یوں ظاہر ناقلہ مہدی ذوالقرنین ہے ہر سُو دوڑ رہا
دنیا کے کناروں تک اُڑ کر۔ پیغام پہنچایا جاتا ہے
سو سال سے ہے مصروف ستم یہ ظالم تیرے ہوتے نہیں کم
ہے نصرتِ حق اور فضل و کرم۔ وہ ہم کو بڑھائے جاتا ہے
اُٹھ احمدی۔ جلدی باندھ کمر ہے جشنِ تشکر کا یہ برس
کر حمدِ خدا اور خوشیاں منا یوں اس کو سجایا جاتا ہے
دل سے کرے جو شکرِ نعمت۔ وہ اس پہ بڑھاتا ہے رحمت
کر شکرِ خدا اور قدم بڑھا۔ سن! تجھ کو بُلایا جاتا ہے
سو سال سے رکھی تو نے خبر کی فضلوں کی بارش ہر گھر پر
تو فضلوں کے کھائے شیریں ثمر کب ان کو کھلایا جاتا ہے
رحمت کی صدی اب آئی ہے خوشخبریاں ساتھ لاتی ہے
مہدی کے قافلہ ظاہر کو یوں سلام پہنچایا جاتا ہے
احساں ہوں تیرے کیسے بیاں ہے زورِ قلم نہ منہ میں زباں
خود تو نے خلافت کی ہے عطا فتنوں سے بچایا جاتا ہے

طالبِ دعا: چوہدری عنایت اللہ۔ سابق
(مبلغ انچارج تنزانیہ شرقی افریقہ)

قسط نمبر (۲)

مجاہدین دفتر اوّل کے ورثاء توجہ فرمائیں

ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں حسب ذیل مجاہدین کے کھاتہ جات بحال کروانے کے لیے ان کے ورثاء جلد توجہ فرمائیں

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

صوبہ بہار

اسماء مجاہدین	نام جماعت
مکرم مولوی اختر علی صاحب احمد مونگھ	بھاگلپور
" عبد الحلیم صاحب پاور اسٹور	"
مکرمہ بی بی مریم صاحبہ زوجہ بابو کا بیچ	"
" بی بی حمیدہ خاتون صاحبہ	"
مکرم حضرت مولوی عبد الماجد صاحب پوری	"
" شہامت حسین صاحب وکیل مرحوم	"
" سید اکرام الحق صاحب	"
مکرمہ نور فاطمہ صاحبہ اہلیہ الحسنی صاحب	بھاگلپور
" اہلیہ صاحبہ عبد الباری صاحب	"
" والدہ مرحومین	"
" ابو الخیر محمد سعید صاحب مرحوم درگاہ	"

[illegible]

مکرم مولوی محمد عبد النعیم صاحب مرحوم	مونگھیر
مکرمہ اہلیہ صاحبہ	"
مکرم شیخ سلطان احمد صاحب وچک سکن نشاہ	مونگھیر

(باقی صفحہ پر)

منقولات

روزنامہ ہند سماچار جالندھر (اردو) اور پنجاب کیسری (ہندی) اخبارات کی اشاعت ۶ لاکھ سے زیادہ بتائی جاتی ہے ان اخبارات میں حسب ذیل منقولات شائع ہوئے ہیں۔

ننکانہ صاحب اور چک سکندر میں ملاؤں اور ان کے خونخوار حکام نے جو مظالم ڈھائے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان اخبارات میں ان دردناک مناظر کی فوٹو بھی شائع ہوئی ہیں۔ جن میں قرآن کریم کے ادھ جلے اوراق بھی صاف دکھائی دیتے ہیں۔ احمدیوں کے مویشی ہلاک کر کے جلا دیئے۔ اور احمدیوں کو اپنی بستی سے ان ظالم حکام نے بے دخل کر رکھا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضیاء الحق کی ہلاکت کے بعد فرمایا تھا کہ اگر تم پھر ظلم و ستم کی طرف عود کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی تم پر زیادہ غضبناک ہو کر ظاہر ہوگا (مفہوم) چنانچہ ضیاء الحق کا جہاز جب پھٹا تھا تو لوگوں نے اس کی آواز سنی تھی (لاشوں) کے ٹکڑوں پر آگ کے شعلے دیکھے تھے اور دھوئیں کے بادل اٹھے تھے لیکن ننکانہ صاحب اور چک سکندر پر ان درندوں کے ظلم کے بعد پاکستان کا ایک جہاز ۵۴ مسافر لے کر اس رنگ میں پرواز کر گیا ہے کہ بسیار تلاش کے بعد اب حکومت پاکستان بھی ہار گئی ہے اور اس کا کچھ بھی سراغ نہیں ملا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکافات عمل پوری طرح سے جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمیں اس جہاز کے مسافروں کے پسماندگان سے گہری ہمدردی ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ان درندہ صفت ملاؤں اور ان کے ہمنوا حکام کو سمجھایا جائے کہ خدا کے غضب سے ڈریں اور عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے درندگی کا مظاہرہ نہ کیا کریں جب کہ قرآن کریم میں "لا اکراہ فی الدین" کا اعلان موجود ہے اور علامہ اقبال نے بھی فرمایا ہے کہ ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

ہم ان لوگوں سے مایوس نہیں ہیں نہ ان پر غصہ آتا ہے بلکہ یہ لوگ قابل رحم ہیں۔ کفار مکہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی جو جنگیں ہوئیں ان کا مرکز یہ تھا کہ کفار مکہ جبر و تشدد سے مسلمانوں کو غیر مسلم بنانا چاہتے تھے۔ یہی معاملہ جماعت احمدیہ کے ساتھ پاکستان میں کیا جا رہا ہے ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ٭ کبوتر با کبوتر باز با باز

حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل نے مسلمانوں پر بڑے ظلم ڈھائے تھے بالآخر وہ اسلام کے نامور جرنیل ثابت ہوئے ہم بھی مخالفین احمدیت سے یہی توقع رکھتے ہیں جس کے نظارے ہم اکثر دیکھتے رہتے ہیں کہ آج ایک شخص بڑا مخالف ہوتا ہے تو کچھ دن بعد وہ احمدیت کا فدائی بنا جاتا ہے ؎

سُنا ہے سنگدل کی آنکھ سے آنسو نہیں بہتے ٭ یہ گر سچ ہے تو پتھر سے کیوں چشمے اُبلتے ہیں

(ایڈیٹر)

پاکستان میں اسلام کے نام پر مظالم احمدیوں کا جینا حرام کر دیا

ننکانہ صاحب میں مظالم

ننکانہ صاحب صوبہ پنجاب کے ضلع شیخوپورہ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو سکھوں کا متبرک مقام ہونے کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے۔ یہ قصبہ اہل پاکستان کی مذہبی رواداری کا ایک خوبصورت نمونہ تھا۔ کیونکہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک یہاں واقع سکھوں کے مذہبی مقامات پوری طرح محفوظ ہیں۔ یہاں جو سکھ ان مقامات کی نگہداشت کے لئے مقیم ہیں ان سے انتہائی رواداری کا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ ہر سال جو ہزاروں سکھ یاتری بھارت اور دنیا کے مختلف ممالک سے زیارت کے لئے آتے ہیں وہ یہاں سے بہت اچھا تاثر لے کر جاتے ہیں۔

لیکن اس سال رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہوتے ہی یہاں کے چند شر پسند مذہبی اجارہ داروں نے پُر امن اور محب وطن احمدیوں کے خلاف بے بنیاد اور موہوم الزامات لگا کر اپنی شر انگیز تقریروں میں عوام کو بھڑکانا شروع کیا اور احمدیوں کے جان اور مال کو مباح قرار دیا گیا۔ وقوعہ سے ایک روز قبل بعض مساجد سے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ شہر میں ہڑتال اور احتجاجی جلوس کے لئے جس اشتعال انگیز طریقہ سے عوام کو شمولیت کی اپیل کی گئی۔ ان سے اس پُر سکون قصبہ کا امن برباد ہو گیا۔ ممکنہ خدشات کے پیش نظر جب احمدیوں نے انتظامیہ سے رابطہ کیا تو ان کو یقین دلایا گیا کہ حکومت صورت حالات سے پوری طرح آگاہ ہے اور حکومت نے احمدی شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام کیا ہے۔ لہذا احمدیوں کو حکومت پر پورا اعتماد کرنا چاہیئے۔

لیکن ۱۰ رمضان المبارک مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کو صبح ڈیڑھ دو سو افراد کے جلوس نے احمدی گھروں کا رخ کیا پولیس اور انتظامیہ سے مجسٹریٹ تحصیلدار اور ڈی۔ایس۔پی اسلم لودھی جلوس کی "قیادت" کر رہے تھے۔ قیمتی اموال لوٹ لئے گئے۔ گھریلو سامان کو توڑ پھوڑ کر گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ اور ۹ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک پولیس پانچ گھنٹے احمدیوں کے بیس میں سے سترہ گھر دیکھتے دیکھتے راکھ اور ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ جماعت کی عبادت گاہ جسے ہم قانوناً مسجد تو نہیں کہہ سکتے لیکن اس میں خدائے واحد کی ہی پانچ وقت عبادت ہوتی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی رسالت کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی جلا کر مسمار کر دیا گیا۔ احمدیوں کی لائبریریاں نذر آتش کر دی گئیں۔ اور انتہائی جسارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن کریم کے مقدس نسخے بھی آگ کے الاؤ میں جھونک دیئے گئے۔ اور انتظامیہ اور پولیس کی موجودگی میں کھاتے پیتے گھرانے بے گھر اور بے سر و سامان ہو گئے۔ بچیوں کے جہیز اور گھرانوں کی عمر بھر کی کمائی لوٹ مار اور آگ کی نذر ہو گئی۔ ایک اندازے کے مطابق ایک کروڑ روپیہ کی املاک [illegible] ہو گئیں۔ لیکن انتظامیہ اور پولیس نے نہ کسی کو منع کیا اور نہ [illegible] کے ذمہ داروں سے کوئی باز پرس کی بلکہ ڈی۔ایس۔پی اسلم لودھی صاحب خود سامان اٹھا

محترم وجے کمار جی! نمسکار

تحریر خدمت ہے اقوام عالم میں جہاں بھی کسی [illegible] ظلم ہوا۔ آپ نے آپ کے اخبار نے بغیر کسی مذہب و ملت اس ظلم کی داستان کو بلند کیا ہے۔ اور جس کا موثر اثر بھی ہوتا رہا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے بعد ہم یہ سمجھتے تھے کہ فوجی ٹولے کے چلے جانے اور ضیاء الحق کے حادثہ سے موجودہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کم سے کم انسانی حقوق کمیشن کے تحت بنیادی حقوق کے معروف ہونے سے احمدیہ مسلم کو بچا سکے گی۔ پر اس کے برعکس حالات [illegible] ننکانہ صاحب اور چک سکندر میں جو کچھ اسلام کے نام پر مولویوں نے کیا اس کی منہ بولی داستان کی دو کاپیاں آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ اسلام کے ٹھیکے داروں کی موجودہ داستان [illegible] اخبار کے ذریعہ لوگوں کو دکھا کر داد کہہ کر رحمتہ امن کروا سکیں گے۔ فقط آپ کا [illegible]

منصور احمد بشیر سیکرٹری احمدیہ پریس کمیٹی قادیان (پنجاب)

اُٹھا کر بلوائیوں کو جلانے کے لئے دیتے رہے۔ مظلوم احمدیوں کی داد رسی تو کجا صوبائی یا مرکزی حکومت نے اتنے بڑے سانحہ کا سنجیدگی سے نوٹس تک نہیں لیا۔ اور مقامی انتظامیہ نے انتہائی جانب داری سے کام لے کر مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا۔ تاہم ننکانہ کے شہریوں کی اکثریت نے انسانی شرافت کی بنیادی قدروں کی پاسداری کی اور شر پسندوں کے ان اقدامات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور برملا احمدیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ ننکانہ کی بار ایسوسی ایشن اور شیخوپورہ کی ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر اپنی قرار دادوں میں ان نام نہاد مولویوں اور مقامی انتظامیہ کے رویہ کی شدید مذمت کی ہے۔

اس سے چند دن قبل تحصیل حبڑانوالہ کے چک نمبر 36 گ ب میں بھی مولویوں نے عوام کو اُکسا کر احمدیوں کے گھر اور عبادت گاہ جلوا دیئے تھے اور نہایت قیمتی باغات کٹوا دیئے تھے۔

چک سکندر میں مظالم

چک سکندر ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کا ایک گاؤں ہے پانچ سو گھرانوں پر مشتمل اس گاؤں میں سوا سو گھر احمدیوں کے ہیں۔ مسلک اور عقیدہ کے اختلاف کے باوجود گذشتہ ایک سو سال سے یہاں کے باشندوں کے باہمی تعلقات انتہائی خوشگوار تھے حتیٰ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی عبادت گاہ بھی مشترک تھی لیکن گذشتہ آمریت نے جب ملک میں صوبائی۔ لسانی اور فرقہ وارانہ عصبیتوں کو ہوا دی اور بطور خاص احمدیوں کی کردارکشی کے لئے سرکاری سطح پر ایک منظم مہم چلائی تو مولویوں کے ایک مخصوص گروہ نے سارے ملک کی پُرامن فضاء کو مکدر کر دیا۔ اس گاؤں میں پہلے مشترک عبادت گاہ سے احمدیوں کو بے دخل کیا گیا۔ جب احمدیوں نے اپنی زمین پر عبادت گاہ کی تعمیر شروع کی تو عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر کے اس کی تعمیر رکوا دی گئی۔

گذشتہ دو ماہ سے احمدیوں کو شدید تنگ کیا جا رہا تھا۔ احمدیوں کے مکانوں پر حملے کئے گئے دروازے توڑے اور جلائے گئے۔ ایک گھر کی چھت اکھیڑ دی گئی ایذا رسانی اور مخالفت کی اس کیفیت کو احمدی نہایت صبر سے برداشت کرتے رہے۔ ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو بار بار بتایا گیا کہ گاؤں کا امن برباد ہو چکا ہے۔ احمدیوں کا مالی نقصان بھی ہو چکا ہے اور ان کی جانیں بھی خطرے میں ہیں لیکن پولیس نے ایک آدھ بار گاؤں کا چکر لگا کر واپس جانے کے سوا کوئی اقدام نہیں کیا۔ آخر ۱۶ر جولائی ۱۹۸۹ء کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت مذہب کے چند علمبرداروں نے قتل و غارت گری کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں پر وہ انسانیت سوز مظالم ڈھائے جن کے بیان سے قلم کانپتا ہے۔ سب سے پہلے گاؤں کے راستوں کی ناکہ بندی کی گئی اور بڑے منظم طریق پر احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانی شروع کی گئی۔ مال و اسباب لوٹ لیا گیا اور مخالفین نے اپنے گھروں کی چھتوں سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اسی اثناء میں پولیس پہنچ گئی۔ پولیس نے احمدیوں کو اپنا دفاع کرنے سے روک دیا۔ ان کو اپنے لائسنس یافتہ ہتھیار جمع کرانے کو کہا گیا۔ ایک احمدی نذیر احمد ساقی کو جو اپنے مکان کی چھت پر تھے پولیس نے نیچے بُلایا۔ جب وہ نیچے آئے تو پولیس کی موجودگی میں ایک مخالف نے ان پر فائر کر کے ان کو قتل کر دیا۔ اس دوران مخالفین احمدی گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ آگ سے بچ کر اور انگاروں پر سے گذرتے ہوئے جو احمدی باہر آ رہے تھے ان پر فائر کھول دیا گیا۔ چنانچہ محمد رفیق ولد خان محمد صاحب اور ایک بچی عزیزہ نبیلہ بنت مشتاق احمد صاحب اس ظالمانہ کارروائی میں جاں بحق ہو گئے بہت سی خواتین، بچے اور ماسٹر عبدالرزاق ولد مولوی عبد المالک جیسے معتبر بزرگ شدید زخمی ہوئے شقاوت قلبی کی انتہا یہ تھی کہ احمدیوں کے اسی ۸۰ کے قریب مویشی بھی ہلاک کر کے جلتی آگ میں جھونک دیئے گئے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ ایس۔ پی۔ ڈی آئی جی اور ڈی۔ ایس پی پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ اس خونیں ڈرامہ کے شروع ہی میں گاؤں پہنچ گئے تھے اور یہ ساری قتل و غارت گری لوٹ مار بھیانک مظالم ان کی موجودگی میں جاری رہے اور بہیمانہ ظالموں کو تو کچھ نہ کہا گیا اور مظلوم احمدیوں کے پندرہ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ باقی احمدیوں کو ہراساں کر کے گاؤں سے نکال دیا گیا۔ ظلم کی انتہاء یہ ہے کہ جب احمدیوں نے اپنے مقتولین کو اپنی ملکیتی زمین میں واقع قبرستان میں دفن کرنا چاہا تو اس کی اجازت بھی نہیں دی گئی بلکہ پولیس زبردستی ان شہداء کو ربوہ چھوڑ گئی۔

احمدیوں پر اس قیامت صغریٰ کو بپا کرنے کے بعد اب گاؤں کے گرد پولیس کا محاصرہ ہے کسی احمدی کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے جو احمدی گاؤں میں محصور ہیں۔ ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ انتظامیہ سے ہر سطح پر بار بار درخواست کی گئی ہے کہ احمدیوں کو دوبارہ ان کے گھروں میں جانے کی اجازت دی جائے۔ یا کم از کم اتنی اجازت دی جائے کہ کوئی ذمہ دار احمدی پولیس کے ساتھ جا کر محصور احمدیوں کی خبر لے۔ لیکن ہر سطح پر ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف قومی اخبارات میں انتہائی دیدہ دلیری سے مذہبی اجارہ داروں کے بیانات شائع ہو رہے ہیں کہ کسی احمدی کو چک سکندر میں واپس آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور بڑے فخر سے یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ چک سکندر کے محصور قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ گاؤں میں باقی جماعت احمدیہ اور احمدیوں کے خلاف نمایاں طور پر دل آزار بینرز آویزاں ہیں۔ جنہیں تصویروں میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

حیرانی ہے کہ قومی اخبارات وحشت و بربریت کے اس مظاہرہ پر خاموش ہیں۔ حقوق انسانی کے علمبردار ان مظلوموں کے حق میں آواز بلند کرنے سے گھبراتے ہیں۔ پاکستان کا وہ آئین جو بلا امتیاز تمام شہریوں کے جان و مال اور عزتوں کی حفاظت کا ضامن ہے حرکت میں آنے سے قاصر ہے۔

حکومت نے صوبائی یا وفاقی سطح پر چک سکندر کے مظلومین کے لئے نہ کوئی امدادی کیمپ کھولا۔ نہ زخمیوں کو طبی امداد دی نہ ان کی دلداری کے لئے کسی وزیر نے کوئی بیان دیا۔ پاکستان کے ہر شہری کے ضمیر سے یہ سوال ہے کہ کیا یہی مذہب اسلام کی خدمت ہے اور کیا تحفظ ختم نبوت کے یہی انداز ہیں؟ خدائے احکم الحاکمین کے سامنے ان مظالم کا کیا جواب ہے۔

کیا یہ آگ جو اس وقت احمدیوں پر بھڑکائی گئی ہے پھیل کر کسی وقت پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں نہیں لے لے گی؟ احمدی اپنی مظلومیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں کہ وہی ہمارا انصاف کرے۔ (احمدیہ مشن)

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر یکم ستمبر ۱۹۸۹ء)

کلکتہ میں صدسالہ جوبلی تقریبات

جماعت احمدیہ کلکتہ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مورخہ یکم تا تین اکتوبر کلکتہ میں صدسالہ جوبلی تقریبات کا شاندار انعقاد کر رہی ہے۔

یکم اکتوبر۔ آل انڈیا سمپوزیم۔ مذہب کے نام پر تشدد۔

۲ر اکتوبر۔ آل بنگال جلسہ پیشوایانِ مذاہب۔

۳ر اکتوبر۔ آل بنگال جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

علاوہ ازیں ان تینوں دنوں میں آل بنگال ذیلی تنظیمات کے اجتماعات بھی رکھے گئے ہیں۔

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان تقریبات میں شرکت کی درخواست ہے۔ مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام جماعت کلکتہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق ہلکا پھلکا بستر (چادر، تکیہ) اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے ان تقریبات کو کامیاب اور ثمر آور بنائے۔ آمین

خط و کتابت کے لئے ایڈریس درج ذیل ہے۔

المعلن:۔ سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

AHMADIYYA MUSLIM MISSION.
2/05, NEW PARK ST. CALCUTTA-17. P.No. (434717)

قسط نمبر (۹)

از مکرم ابوعثمان طاہر صاحب

مباہلہ کی حقیقت
قرآن و سنت کی روشنی میں

مندرجہ بالا تحریر سے بھی صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ مولوی صاحب نے "مباہلہ" (جس میں قرآن کریم کے مطابق یہ لازمی شرط ہوتی ہے کہ فریقین لعنت اللہ علی الکاذبین کے الفاظ بھی کہیں) سے صاف انکار کر دیا جس کی تصدیق اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۷ء سے بھی ہو جاتی ہے جس میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے دی گئی "دعوتِ مباہلہ" کے جواب میں لکھا ہے:-

"نمبر اوّل، دوم، سوم اور چہارم میں آپ نے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپ نے یا آپ کے حکم سے (بقول آپ کے دیکھو نمبر ۲۹) آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر "الحکم" نے مجھ کو قسم کھانے کے لئے کہا جس کو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ علاوہ اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے۔ لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئے...... لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا۔ نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے۔ بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راستباز گروؤں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ کالم ۲)

مندرجہ بالا عبارت سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ مباہلہ (جس کی غرض و غایت خدا تعالیٰ کی عدالت سے جھوٹے اور سچے کا فیصلہ چاہنے کی ہے اور جس کے لئے قرآن کریم کی رو سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے الفاظ کہنے ضروری ہیں) (جس کے معنی ہیں ایک جھوٹے فرد یا فریق کے لئے خدا تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت کے سائے سے نکل کر راندۂ درگاہ ہونے یا ہلاک ہونے کے ہیں) سے مولوی صاحب نے سرتابی اور فرار اختیار کیا اور صرف وہ عام قسم کھانا منظور کیا جو عام لوگ دنیاوی عدالتوں میں تقریباً ہر روز کھاتے ہیں جس کو کسی صورت میں مباہلہ قرار نہیں دیا جا سکتا جیسا کہ اوپر کی محولہ بالا عبارت میں مولانا صاحب نے خود کہا ہے۔

اب آیئے مخالفین احمدیت کے اس الزام کی طرف جس کے مطابق اُن (مخالفین احمدیت) کے نزدیک مباہلہ (جو مولوی صاحب نے منظور نہ فرمایا) کے نتیجے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مولوی صاحب کی زندگی میں ہی انتقال ہو گیا جس کے مطابق وہ لوگ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس مباہلہ کا فاتح قرار دے رہے ہیں۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگرچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب "انجام آتھم" میں ۱۸۹۶ء میں ۸۵ علماء اور ۵۲ گدی نشین مشائخ کو ان کے نام بنام دعوت مباہلہ دی اور دعائے مباہلہ تحریر فرمانے کے بعد بڑی تحدی سے فرمایا کہ

"میں یہ شرط کرتا ہوں کہ میری دُعا کا اثر اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں مبتلا ہو جائیں اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا...... میرے مباہلہ میں یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم از کم دس ہوں اس سے کم نہ ہوں اور جس قدر میری خوشی اور مراد ہے کیونکہ بہتوں پر عذاب الٰہی کا محیط ہو جانا ایک کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہیں رہ سکتا۔"

(انجام آتھم صفحہ ۶۷ مطبوعہ جنوری ۱۸۹۷ء)

اس کے آگے کتاب انجام آتھم میں صفحہ ۶۹ تا صفحہ ۷۲ مباہلہ کے مخاطبین کے نام ہیں۔ جن میں گیارہواں نمبر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا تھا۔ لیکن افسوس کہ اس مباہلہ میں دس آدمی بھی مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اس لئے مباہلہ وقوع میں نہ آیا۔ لیکن آج بقول مخالفین کے مولوی صاحب مباہلہ میں جیت گئے۔ حالانکہ خود مولوی صاحب کی تحریروں اور تقریروں سے ظاہر ہے کہ انہوں نے مباہلہ سے فرار اختیار کیا (جس کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے) ہاں انہوں نے عام دنیاوی عدالتی قسمیں کھانے پر آمادگی ظاہر کر دی تھی اور اُن کی طرف سے جھوٹے اور سچے کی پہچان کے لئے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کے جواب میں اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۷ء میں بھی تسلیم کر لیا تھا کہ:-

"آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا (پارہ ۱۶ - ع ۸) اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا (پ ۴ - ع ۹) وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (پ ۱ - ع ۲) آیات تمہارے اس دعویٰ کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ - ع ۴) جن کے صاف یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی۔ کیوں نہ ہو دعویٰ تو مسیح، کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہو اور قرآن میں یہ لیاقت ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ"

(نائب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۷ء حاشیہ)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے نائب ایڈیٹر کے اس بیان کے متعلق لکھا ہے:-

"میں اس کو صحیح جانتا ہوں"
(اخبار اہل حدیث ۳۱/جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

یہاں یہ امر واضح رہے کہ اس سلسلے میں عمومی لحاظ سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ...

کی زندگی میں ہلاک ہو گئے تھے۔ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ (اس کے لئے سب سے بڑی مثال مسیلمہ کذاب کی ہی ہو سکتی ہے۔ جس کے بارے میں آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔ ناقل) ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھنا چاہیئے ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں "۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اس عبارت سے یہ واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" میں جو دعا شائع کی گئی وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بطور مسودۂ دعائے مباہلہ کے ہی شائع کی گئی تھی مگر دیگر مثال متول کے علاوہ مولانا صاحب نے اس جواب میں یہ بھی لکھ دیا کہ:-

سوم - یہ کہ میرا مقابلہ آپ سے ہے۔ اگر میں مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے جبکہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم۔ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے ہیں تو کیا ان لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ ؟ ۔

(اخبار اہلحدیث ۲۶؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ کالم ۱)

نیز لکھا کہ :-

"........ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں "۔

(ایضاً صفحہ ۶ کالم ۱)

اور اس طرح سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مباہلہ سے فرار کا ایک اور ثبوت مل گیا۔ اور مولانا صاحب کے فرار کی وجہ سے یہ مباہلہ فیصلہ کن نہ رہ سکا۔ جس کی گواہی خود مولوی صاحب کی تحریریں ہیں۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی کسی بھی تحریر یا تقریر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے انتقال پر یا آپ کے انتقال سے لے کر اپنے آخری سانس تک یہ نہیں کہا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مباہلہ کے قرار پانے اور اس میں ہارنے کے نتیجے میں فوت ہوئے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی محولہ بالا تحریروں کے مطابق ایسا کہہ سکتے تھے۔ ہاں انہوں نے اپنی تحریروں یا تقریروں میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے انتقال کے بعد یہ دعویٰ ضرور کیا کہ مرزا صاحب ان کی یکطرفہ دعا کے نتیجہ میں فوت ہوئے ہیں۔

اس سلسلہ میں قارئین پر واضح رہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن و سنّت کی روشنی میں پہلے ہی واضح فرما دیا تھا کہ جھوٹے کے سچے کی زندگی میں ایک سال کے اندر ہلاک ہونے کو تبھی معیار صداقت قرار دیا جا سکتا ہے جب کہ دونوں فریقین مباہلہ کرنے پر رضامند ہوں۔ چنانچہ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" میں جو دعا شائع کی گئی تھی وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بطور مسودۂ دعائے مباہلہ شائع کی گئی تھی۔ (جس کو مولوی صاحب نے کسی بھی صورت میں قبول نہ کیا) نہ کہ یکطرفہ دعا کے طور پر۔ اور پھر یہ کہ اگر ان کے اس دعویٰ کو بھی درست مان لیا جائے تو تب بھی مولانا صاحب نے اُن کے حسب خواہش اور دعا عام حالت میں قرآن کریم کے مسلمہ اصول کے مطابق کہ "خدا تعالےٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں "، لمبی عمر پائی۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کے بالمقابل مسیلمہ کذاب (جس کا اعتراف مولوی صاحب کو بھی ہے اور جس کی شاہد مولوی صاحب کی تحریریں ہیں۔ جن میں سے ایک تحریر ابھی آگے چل کر پیش کی جا رہی ہے) کہ جس نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل آپ کا نبوت میں برابر کا شریک ہونے کا دعویٰ کیا۔ (طبری جلد ۴ صفحہ ۱۸۸) اور جس کی ہلاکت کی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دی تھی (صحیح مسلم جلد دوم کتاب الرویا) آپؐ کے بعد اسلام کو دُنیا میں غالب ہوتا دیکھ کر ہلاک ہوا۔

ایسے ہی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مجدّدِ اعظم صدی چہار دہم مدعی مہدویت و مسیحیت جو احادیثِ صحیحہ کے مطابق حَکَم عَدَل ہونے کے ناطے بلا شبہ اپنے زمانے کے مجتہد بھی تھے۔ کے بالمقابل مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے آپ کو مجتہد قرار دیا (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ کالم ۲) وہ حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے بعد کافی عرصہ تک زندہ رہ کر آپ کے دعویٰ کی صداقت کے لئے ایک زبردست نشان بن گئے جس کا ثبوت خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تحریریں ہیں۔ جیسا کہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے۔ مسیلمہ کذاب باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔۔۔ ...... مگر آخر کار چونکہ بے نیلِ مرام مرا۔ اس لئے دُعا کی صحت میں کوئی شک نہیں "

(مرقع قادیانی ماہ اگست ۱۹۰۷ء)

مندرجہ بالا مولانا صاحب کی اپنی تحریر نے نہ صرف جھوٹے اور سچے میں تمیز کر دکھائی بلکہ مولانا صاحب نے صداقتِ قرآنی:-

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ٥

(سورۃ البقرہ آیت : ۹۵)

کی روشنی میں خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مُہر تصدیق ثبت کر دی۔ جیسا کہ وہ محولہ بالا آیت کی زیر تفسیر لکھتے ہیں :-

"اگر آرزو موت کی نہ کریں تو ثابت ہو جائے گا کہ ان کو مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں۔ صرف خواہش نفسانی کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور ہم ابھی سے کہہ دیتے ہیں کہ اپنے کئے ہوئے بد اعمال کی وجہ سے جن کی سزا بھگتنی ان کو بھی یقینی ہے۔ ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کریں گے۔ باوجود اس بد اعمالی اور شرارت کے دعویٰ نجات کیسا بڑا ظلم ہے "۔

(تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۹)

پس مندرجہ بالا صداقت قرآنی کے عین مطابق مولوی صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے دی گئی دعوتِ مباہلہ کو تو کسی صورت میں قبول نہ کیا لیکن ان کی خواہش کے مطابق مباہلہ کی زد سے بچ کر قرآن کریم کی اس صداقت کہ اللہ تعالےٰ دغاباز اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات دیکھنے کے لئے لمبی عمر عطا فرمائی جیسا کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے سچے مامور من اللہ کے قائم کردہ سلسلے کی (باوجود سخت مخالفتوں کے) روحانی ترقیات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر لکھتے ہیں :-

"مرزا صاحب کے دعویٔ مسیحیت پر سب سے اوّل مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اُٹھے جنہوں نے مرزا صاحب کے اقوال کو یکجا کر کے علماء کرام سے ان کے خلاف ایک فتویٰ لیا جو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں چھاپا۔ مگر حق یہ ہے کہ بعد اس فتویٰ کے مرزا صاحب نے بجائے دبنے کے اپنے خیالات اور مقالات میں جو ترقی کی اُن کو دیکھتے ہوئے یہ فتوےٰ جن خیالات پر علماء نے دیا تھا وہ کچھ بھی حقیقت نہ رکھتے تھے "۔

(رسالہ تاریخ مرزا صفحہ ۲۴)

(باقی)

درخواستِ دعا

مکرمہ سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سونگھڑہ سے والدین اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

رپورٹ پندرہ روزہ تربیتی کلاس و جلسہ یوم اُمہات

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان

حضرت مصلح موعودؓ کی دُور بین نگاہ نے جماعت کی ترقی کے لئے عورتوں کی تربیت کی اہمیت کو بہت پہلے ہی محسوس کر لیا تھا۔ چنانچہ آپؓ نے ارشاد فرمایا:۔

"اگر تم پچاس فی صد عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کی ترقی ممکن ہے۔"

اس ارشاد کے تحت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے گرمی کی چھٹیوں میں لجنہ اماء اللہ کی تربیتی کلاس لگانے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ اس غرض سے ہر سال لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام اس کلاس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تجاویز کے مطابق آپ کی رہنمائی میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی آٹھویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔

۱۲ر جون کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے تربیتی کلاس لگانے والی معیار اوّل اور دوئم کی تمام ممبرات میں نصاب تقسیم کیئے اور دُعا کروائی۔ ۱۳ر جون سے باقاعدہ کلاس لگائی گئی جو ۲۸ر جون تک جاری رہی۔ زبانی سُنانے والے نصاب جس میں نماز با ترجمہ۔ دُعائے جنازہ۔ شرائط بیعت۔ سورۃ یٰسین کا چوتھا رکوع اور آیت الکرسی شامل ہیں کا امتحان کلاس کے دوران ہی لیا گیا تھا۔ اسی تربیتی کلاس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے گئے۔

۱:۔ قرآن کریم۔ سورۃ النساء کے ابتدائی اٹھارہ ۱۸ رکوع با ترجمہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان اور محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے پڑھائے۔

۲:۔ تاریخ:۔ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ اور محترمہ قمر النساء صاحبہ۔

۳:۔ یاد رکھنے والے مسائل و تشریح۔ اشعار قصیدہ۔ محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ۔

۴:۔ تشریح احادیث۔ احادیث کی تشریح کے لئے محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد سے تعاون حاصل کیا گیا۔

دورانِ کلاس مطالعہ کے لئے کتاب "نصاب اراکین مجلس انصار اللہ" کا کچھ حصّہ رکھا گیا۔

علاوہ ازیں دورانِ کلاس تربیت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات بھی ممبرات کو سُنائے گئے۔

۲۷ر جون کو ممبرات کا تحریری امتحان لیا گیا اور ۲۷ر کی شام بعد نماز مغرب نصاب کے مطابق تحلّٰی الجھیجا کا پروگرام رکھا گیا۔

۱۲ر اگست بروز بدھ تربیتی کلاس کے سلسلے میں جلسہ یوم اُمہات کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے کی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترمہ نسیم اختر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس کے بعد محترمہ امۃ الشافی صاحبہ نے خوش الحانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام "پڑھتی رہو خدا کی محبت خدا کرے" پڑھ کر سُنایا۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر "احمدی خواتین کی اہم ذمہ داریاں" کے زیر عنوان محترمہ طاہرہ مبارکہ صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے بعنوان "اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے مستورات سے خطاب کیا۔ آپ نے تربیتی کلاس لگانے کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو آئندہ کلاس میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز محترمہ موصوفہ نے تربیتی کلاس کا امتحان پاس کرنے اور خاص طور پر پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو مبارکباد دی۔ آخر میں آپ نے تربیتی کلاس کے امتحان کے نتائج کا اعلان کیا۔

اس کلاس میں معیار اوّل اور دوئم کی ۶۵ ممبرات نے حصّہ لیا۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے دُعا کروائی اور اجلاس برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ارشادات عالیہ پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امۃ الرؤف ممبر رپورٹ کمیٹی لجنہ مرکزیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کے مبلغ کی کامیاب تقاریر

۱۔ ہندوستان سے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش جلسہ سالانہ یو کے میں شرکت کے لئے تشریف لائے اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کی تقاریر لندن کے مختلف گوردواروں میں رکھوائی گئیں۔ ان تقاریر کا انتظام ہنسلو (HOUNSLOW) میں وہاں کے ڈپٹی میئر جناب شیام سنگھ جسٹر ASSAR جی نے کیا اور ساؤتھ فیلڈ کے گوردوارہ میں کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب نے کیا۔ مولانا حمید الدین شمس نے اپنی تقاریر میں اسلامی تعلیمات اور سکھ گوروؤں کی وحدانیت کی تعلیمات ایک ہیں کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ نیز حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ست بچن میں سے حضرت بابا نانک صاحب کے مقام کو پیش فرمایا اور حاضرین کو بتایا کہ خدا تعالیٰ حضرت بابا نانک سے ہم کلام ہوتا تھا۔

"یقین ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور"

نیز آپ نے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ دُنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام پیشوایانِ مذاہب کا احترام نہیں کیا جاتا۔ نیز آپ نے حضرت بابا نانکؒ کے تعلق باللہ کے واقعات کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ ان تقاریر سے سامعین بہت محظوظ ہوئے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعتِ احمدیہ ایسی تقاریر کا انتظام کرے تو وہ جماعت کے بہت ممنون ہوں گے۔

مولانا حمید الدین شمس صاحب ایک دن ناصرات الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں بھی تشریف لے گئے جو لجنہ اماء اللہ لندن کے زیر انتظام ایک مقامی سکول میں لگائی گئی تھی اور وہاں مولانا صاحب موصوف نے احمدی بچیوں کو قادیان کے حالات کے بارہ میں بتایا۔ یہ پروگرام بھی بہت پُر مغز اور دلچسپ تھا۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے نتیجہ میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔

خاکسار۔ رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ

۲۔ جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کے لئے ہنسلو کے ڈپٹی میئر جناب سردار جسٹر سنگھ جی تشریف لائے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہمارے مبلغ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش دو گوردواروں میں خطاب فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے مولانا موصوف نے دو کامیاب تقاریر کیں۔ جن میں آپ نے اسلام اور سکھ مذہب کی تعلیمات کا موازنہ فرمایا اور رواداری کی تعلیم جو دونوں مذاہب میں پائی جاتی ہے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ ہر دو مقامات پر حاضرین نے ان تقاریر کو بے حد سراہا اور مزید تقاریر سننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان دونوں تقاریب میں مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی بھی مولانا شمس کے ہمراہ تھے۔ ان تقاریب کے انعقاد کا انتظام مکرم عبد اللطیف خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ہنسلو نے کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان تقاریر کا بہترین نتیجہ ظاہر فرمائے۔ اور مولانا شمس صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو کہ آپ جہاں بھی جاتے ہیں کوئی نہ کوئی راہ پیغام حق پہنچانے کی نکال ہی لیتے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

خاکسار۔ سید نذیر احمد انچارج اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان برانچ لندن۔

جناب این۔ آر۔ گپتا ڈویژنل کمشنر صاحب صوبہ جموں کی خدمت میں

جماعت احمدیہ بھدرواہ کی طرف سے لٹریچر کا تحفہ

مکرم محمد اقبال صاحب سیکرٹری تبلیغ بھدرواہ سے تحریر کرتے ہیں کہ :

مورخہ ۲۵/ اپریل ۸۹ء کو جناب این۔ آر گپتا ڈویژنل کمشنر صاحب صوبہ جموں بھدرواہ تشریف لائے جماعت احمدیہ بھدرواہ کے ایک وفد نے ان سے ڈاک بنگلا بھدرواہ میں ملاقات کی اور جماعت احمدیہ کا تعارف مفصل رنگ میں کرایا گیا اور احمدیہ لٹریچر مع انٹرو ڈکشن آف ہولی قرآن" کا تحفہ دیا گیا جو انہوں نے چومتے ہوئے قبول کیا آخر پر جناب موصوف کو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کا بیج لگایا گیا۔

اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

اعلان برائے واپسی ریلوے ریزرویشن

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۳/ ۱۴/ ۱۵/ اکتوبر کے بعد اپنے وطن واپس کے لئے جن خدام کو امرتسر سے ریلوے ریزرویشن کروانا ہو وہ مندرجہ ذیل کوائف دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ارسال کریں اور رقم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں امانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

۱ ۔ نام صاف الفاظ میں مع عمر کے و جنس کے تحریر کریں۔

۲ ۔ کس تاریخ کو کس گاڑی سے ریزرویشن کروانا ہے ۔

۳ ۔ اگر کوئی بچہ شامل ہے تو یقین کر ٹکٹ پورا ہے یا نصف

صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال مورخہ ۱۳/ ۱۴/ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو منعقد ہونے والے بارھویں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کا پروگرام قبل ازیں مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے ۔ ورزشی مقابلہ جات میں خدام کے لئے بیڈ منٹن کے کھیل کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔ جملہ مجالس نوٹ کرلیں اور اپنے متوقعہ کھلاڑیوں کے نام سے اطلاع کریں۔

منتظم ورزشی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس
AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE NO { 76360
74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم جیولرز
پروپرائیٹر :- سیّد شوکت علی اینڈ سنز۔
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی (فون : ۶۲۹۴۴۳)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش
عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیل ساری مارٹ ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
پیشکردہ
بانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶
ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۰۲۸ - ۴۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

درخواستہائے دُعا

(۱) - مکرم محمد حبیب اللہ صاحب کوکلا دس روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے اولاد کے نیک صالح بننے نیز بیٹے محمد ظفر اللہ کی اچھی ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں — (۲) مکرم محمد امجد لطیف صاحب بجے پور دس روپے اعانت بدر اداکرتے اپنے اسکول کی ترقی اور روزگار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں - (۳) محترمہ معراج خاتون صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب لودھی ۲۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی بہن محترمہ سراج خاتون صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرزاق صاحب کے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں ۔

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31-5-6, LOWER CHITPUR ROAD
CALCUTTA-700073.
PHONE :- 275475.
RESI. 273903.

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

AZ
MOHAMMAD RAHMAT
PHONE C/O 896008.
SPECIALIST IN ALL KINDS OF
TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45-B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203.
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ارشادِ نبوی ؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
تو اسلام لا تو ہر خرابی - برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاجِ دعا - یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلز (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE:- 6348179 } RESI:- 6289389 } BOMBAY-400099.

اَطِعْ اَبَاکَ
اپنے باپ کی اطاعت کر!
(حدیث نبویؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIREWOOD
MANUFACTURERS OF:-
WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM
(KERALA)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :- كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ (سورۃ المجادلہ ع۳) یعنی اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آتے رہیں گے —— حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی آپ کے منکرین کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی ۔ مگر دشمن کے ہر حربہ استعمال کرنے کے باوجود مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے نصرت اور غلبہ عطا فرمایا ہے ۔ اور وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں ۔

طالبانِ دعا: محمد شفیق سہگل ۔ محمد نعیم سہگل ۔ محمد نعمان جہانگیر ۔ مبشر احمد ۔ ہارون احمد ۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر :۔ 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش :۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001, PHONE - 4498.

HEAD OFFICE :- PAYANGADI (P.O.)

PHONE NO. 12. PIN. 670303. (KERALA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالےٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآنِ شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنیوالے

پتہ :۔ نمبر ۲/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون :۔ 42916

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYA PUL

HYDERABAD - 500002. PHONE :- 522860.

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

Lucas TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 P6.3

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں! } تار کا پتہ :۔ "AUTOCENTRE" } ٹیلیفون نمبرز 28 - 5222 28 - 1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTO TRADERS, 16-MANGOE LANE, CALCUTTA
PIN. 700001

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !